بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّا انزلناہ قریباً من القادیان ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸۱

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر (۸)

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۷ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۱۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ ھ | ۱۷ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۶۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب ۹ ماہ امان کے خط میں لکھتے ہیں:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت دل کے ضعف کی وجہ سے کچھ ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔ ۱۱ ماہ امان کے خط میں لکھتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل دن میں خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ آج رات پاؤں کی ایڑی میں درد کی شکایت ہوگئی گو یہ درد کم و بیش بہت دنوں سے جاری ہے۔ لیکن رات کو زیادہ ہوگیا مالش کے بعد خدا کے فضل سے تخفیف ہوگئی آج صبح درد کم ہے:۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت کچھ دنوں سے ناساز ہے۔ معدے اور انتڑیوں کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔ کل اور پرسوں صاحبزادہ میاں رفیق احمد صاحب کو گھٹنے پر ایک پھنسی کی وجہ سے تکلیف رہی۔ بخار بھی رہا۔ آج تکلیف میں کمی ہے۔ اور بخار بھی نہیں۔

خطبہ جمعہ

اِنسانی اعمال کو پاکیزہ بنانے کے دو ذرائع

عِلم ——— اور ——— نگرانی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء۔ بمقام ناصر آباد سندھ

مرتبہ:۔ منشی فتح دین صاحب رکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ

صحابہ کے ایک حصہ کو مخاطب

کرکے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کیف تکفرون وانتم تتلیٰ علیکم ایات اللہ وفیکم رسولہ (آل عمران رکوع ۱۰) یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ تم کفر سے کام لیتے ہو حالانکہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور پھر اس کا رسُول بھی تم میں موجود ہے جتنی نیکی انسان میں آتی ہے۔ وُہ درحقیقت دو ہی ذریعوں سے آتی ہے۔ یا تو اس بات کی وجہ سے نیکی آتی ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے جس کام کو میں اختیار کرتا ہوں۔ وُہ اچھا ہے۔ فائدہ بخش ہے۔ اس میں میری بھلائی ہے۔ اس سے دُوسرے لوگوں کو آرام ہوگا۔ اس سے

میرے اور خدا کے درمیان محبت

بڑھے گی۔ مثلاً انسان سچ بولتا ہے۔ تو اس لئے بولتا ہے۔ کہ وُہ سمجھتا ہے۔ اگر میں نے سچ بولا۔ تو لوگوں میں اعتبار قائم ہوگا۔ اور جب میں بات کروں گا۔ تو اس امر کی ضرورت نہ ہوگی۔ کہ میں کوئی گواہ لاتا پھروں۔ میری بات سُنکر لوگ آپ ہی مان لیں گے۔ ان کو معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی راستباز آتا ہے۔ اور وُہ آکر کہتا ہے۔ کہ بات یُوں ہے۔ تو بغیر شبہ اور خلش کے لوگ اس کی بات مان لیتے ہیں۔ لیکن جتنا کسی کی بات میں پیچ ہو۔ دغا ہو۔ فریب ہو وُہ اگر سچی بات بھی کہدے۔ اور دوسرے کو خیال بھی ہو۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ غالباً ایسا ہی ہوگا۔ تب بھی وُہ کہتا ہے۔ کیوں نہ میں کسی اور سے بھی پوچھ لوں۔ مگر سچ بولنے والے کا اتنا اعتبار ہوتا ہے کہ کتنی ہی غیر معمولی بات کیوں نہ ہو۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ راستباز آدمی ہے۔ سچ ہی کہا ہوگا۔ لیکن اگر جھوٹا آدمی سچ بھی کہدے۔ تب بھی یقین نہیں آتا مثلاً اگر وُہ یہ کہے۔ کہ مَیں کھانا کھا کر آیا ہُوں۔ یہ روزمرہ کی بات ہے۔ انسان کھانا کھاتا ہی ہے۔ مگر تب بھی لوگ ہنس پڑیں گے کہ یہ ضرور دھوکا دے رہا ہے۔ مگر سچا آدمی جس کی

عمر راستبازی میں

گزری ہو۔ اگر وُہ یہ کہدے۔ کہ میں آسمان سے آیا ہُوں۔ تب بھی لوگ سمجھیں گے۔ کہ ہم نے دیکھا ہُوا ہے۔ کہ یہ ہمیشہ سچ بولتا ہے اب بھی جو کہتا ہے۔ ٹھیک ہوگا:۔

دیکھو حضرت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دعوےٰ فرمایا۔ جو لوگ آپ کی سچائی کے معتقد تھے۔ وُہ سُنتے ہی ایمان لے آئے یہ آپ کے اعتبار کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ حضرت ابوبکر رض کو ہدایت ہُوئی۔ حضرت ابوبکر رض کہیں باہر گئے ہُوئے تھے۔ واپس آئے۔ تو مکہ میں داخل ہوتے وقت آپ ایک جگہ اپنے ایک دوست کے گھر میں آرام کے لئے ٹھہر گئے۔ اور اپنی چادر اُوپر کے دھڑ سے اُتار کر لیٹنے کا ارادہ کیا۔ اس زمانہ میں کپڑوں کا اتنا رواج نہ تھا۔ اب تو گاؤں والے بھی دو۔ دو۔ تین تین کپڑے رکھتے ہیں۔ مگر اس وقت یہ رواج کم تھا۔ اس زمانہ میں جیسے عورتیں ساڑھی پہنتی ہیں۔ ویسی ہی ایک چادر سے لباس کا کام لیتے تھے۔ اگر کوئی بہت زیادہ تمدن سے متاثر ہوتا۔ تو وُہ دو تین کپڑوں والا ہوتا تھا۔ یہ نہیں۔ کہ پہلے کپڑے نہ ہوتے تھے۔ کپڑے تو تھے۔ مگر تکلف کم تھا

غرض حضرت ابوبکر رض نے چادر کا وُہ حصہ جو اوپر کے دھڑ کو ڈھانپے ہُوا تھا۔ اُتار کر لیٹنا چاہا ہی تھا۔ کہ ان کے دوست کی ایک لونڈی آئی۔ عورتوں میں بات بنا کر کرنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے۔ وُہ عجیب طریق سے بات کرتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رض چونکہ باہر گئے ہُوئے تھے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دعوےٰ پیش کر دیا۔ لوگوں میں ایک شور پڑ گیا۔ اور ایک آگ لگ گئی۔ اس لونڈی نے بھی یہ شور سُنا۔ چونکہ اسے معلوم تھا۔ کہ حضرت ابوبکر رض آپ کے دوست ہیں۔ اس سے برداشت نہ ہوسکا۔ کہ خاموش رہے۔ اور مزے لے لے کر آپ کو سُنانا شروع کیا۔ ہائے ہائے بیچارہ تیرا دوست پاگل ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رض نے پوچھا۔ کون؟ اس نے کہا کون کیا؟ محمدؐ اور کون؟ حضرت ابوبکر رض لیٹ رہے تھے۔ فوراً اُٹھے۔ چادر کندھے پر ڈالی۔ اور پوچھا۔ وُہ کیا کہتا ہے۔ لونڈی نے کہا۔ وُہ کہتا ہے۔

آسمان سے مجھ پر فرشتے اُترتے ہیں

آپ اُٹھ کھڑے ہُوئے۔ دوست کو کہنے لگے۔ اب میں آرام نہیں کر سکتا۔ فوراً مجھے جانا چاہیئے۔ یہ کہکر وُہ وہاں سے چل پڑے۔ بغیر اپنے گھر میں ٹھہرے سیدھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے۔ دروازہ پر دستک دی۔ حضرت رسُول کریمؐ دروازہ پر تشریف لائے اور دروازہ کھولا۔ دیکھا۔ تو ابوبکر رض کھڑے تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی حضرت ابوبکر رض نے کہا۔ میں آپ سے

ایک سوال

کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔

کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور خدا کے فرشتے میرے پر اُترتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیال سے کہ ان کو ٹھوکر نہ لگے۔ سمجھانے کی کوشش کرنی چاہی۔ کہ نبوت کے دعویٰ سے کیا مراد ہے۔ اور فرشتوں سے کیا مطلب ہوتا ہے۔ اور فرمایا۔ ابوبکرؓ سنو۔ ساری بات یوں ہے۔ ابوبکرؓ نے آپ کو روک کر کہا۔ دیکھو میں خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں۔ اور کوئی بات نہ بتائیں۔ صرف یہ بتائیں کہ کیا آپ نے کہا ہے۔ کہ آپؐ خدا تعالیٰ کے مامور ہیں۔ اور آپؐ پر آسمان سے فرشتے آتے ہیں؟ پھر بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پرانے دوست کی ہمدردی کا خیال کر کے مناسب نہ سمجھا کہ مختصر جواب دیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ابوبکر سنو تو سہی۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ میں نے آپ کو خدا کی قسم دی ہے۔ اور کوئی بات نہ کہیں۔ صرف یہ بتائیں۔ کیا آپؐ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے اور اس کے کلام کے اترنے کا دعویٰ کیا ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ آپؐ گواہ رہیں۔ میں آپؐ کی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ کیا آپؐ میرے

ایمان کو دلیلوں سے ضائع کرنا

چاہتے تھے۔ جب میں نے دیکھا ہوا ہے کہ آپؐ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ تو مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی۔ دلیلیں کافروں کو سنائیں کہ فرشتے ایسے ہوتے ہیں۔ اس طرح آتے ہیں۔ اصل سوال تو یہی تھا کہ کیا آپؐ نے یہ بات کہی ہے۔ جب آپؐ نے اقرار کیا۔ تو ہم نے آپؐ کی بات مان لی۔

حضرت ابوبکرؓ کا ایمان حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا نتیجہ

تھا۔ اگر حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ کی سچائی کا اعلیٰ نمونہ نہ دیکھا ہوتا۔ تو ان کو یقین کس طرح پیدا ہوتا۔ اسی واقعہ کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دوسرے موقعہ پہ اشارہ فرمایا ہے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کی

حضرت ابوبکرؓ سے تکرار

ہو گئی۔ حضرت عمرؓ جوشیلے آدمی تھے۔ آپ نے ابوبکرؓ سے کچھ سختی کی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے وہاں ٹلنا چاہا۔ حضرت عمرؓ نے سمجھا کہ یہ درمیان میں بات چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ گو حضرت ابوبکرؓ کا مطلب ان کا جوش ٹھنڈا کرنے کا تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا کہاں جاتے ہو۔ اور آگے بڑھ کر آپ کا کپڑا پکڑ لیا۔ کپڑا پھٹ گیا۔

مگر آپ چلے گئے۔ کہ عمرؓ غصہ کی حالت میں ہے۔ اب ان سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے سمجھا۔ یہ میری شکایت کرنے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے ہیں۔ اور انکے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ غلطی تو میری ہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہونگے۔ میں بھی چلتا ہوں۔ حضرت عمرؓ وہاں پہنچے۔ تو حضرت ابوبکرؓ کو وہاں نہ پایا۔ انہوں نے سمجھا۔ شکایت کر کے واپس چلے گئے ہونگے۔ آپ نے حضرت رسول کریمؐ کے پاس جا کر عرض کی۔ یا رسول اللہ میری غلطی تھی ابوبکرؓ کا قصور نہ تھا۔ بلکہ میرا تھا۔ جب وہ اپنے قصور کا اقرار کر رہے تھے۔ تو اس وقت کسی نے دوڑ کر حضرت ابوبکرؓ کو بتا دیا۔ کہ حضرت عمرؓ گئے ہیں۔ شاید یہ واقعہ بیان کرینگے۔ اور آپکی شکایت کریں جس سے آپکو بدظنی پیدا ہو۔ یہ سُنکر حضرت ابوبکرؓ بھی چل پڑے۔ حضرت عمرؓ وہاں سے اس خیال سے چلے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابوبکرؓ کی بات سنکر تکلیف نہ پہنچے میں برأت کرا آؤں جب حضرت ابوبکرؓ مجلس میں پہنچے۔ تو دیکھا کہ گو شبہ یہ کیا گیا تھا کہ عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کی شکایت کرنے گئے ہیں۔ مگر وہ اس کی بجائے

اپنے قصور کا اقرار

کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ یا رسول اللہ غلطی میری تھی۔ مجھ سے ابوبکرؓ کے حق میں سختی ہو گئی ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ یہ بات سنتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! تم مجھے اور ابوبکرؓ کو کیوں نہیں چھوڑتے۔ جب تم لوگ انکار کرتے تھے۔ یہ شخص آگے آیا۔ اور کہا۔ میں ایمان لایا۔ میں نے اس میں کبھی کجی اور انکار کا مادہ نہیں دیکھا۔

لوگ اختلاف رائے رکھتے ہیں کہ پہلے ایمان لانے والا کون تھا۔ حضرت خدیجہؓ بے شک پہلے ایمان لائیں۔ آخر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں۔ خاوند کا بیوی پر اثر بھی ہوتا ہے، حضرت علیؓ بے شک ایمان لائے۔ مگر وہ بچہ تھے۔ آپؐ کے بھتیجے تھے۔ آپؐ کے گھر میں رہتے تھے اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ زید بھی پہلے ایمان لا چکے تھے۔ جبکہ حضرت ابوبکرؓ باہر ہی تھے۔ مگر زید غلام تھا۔ آپؐ کے گھر میں رہتا۔ غلام کھانے اور کپڑے کا محتاج ہوتا ہے۔ ان کا ایمان

محتاجوں والا ایمان

تھا۔ حضرت خدیجہؓ کا ایمان بیوی ہونے کی وجہ سے۔ حضرت علیؓ کا بچے اور بھتیجہ ہونے کے سبب۔ اور زید کا نوکر کی حیثیت سے وہ درجہ نہیں رکھتا۔ جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کا۔ کیونکہ جس شخص کا آزادی کا ایمان تھا۔ نہ کسی دنیاوی احسان کے سبب تھا۔ اور نہ کسی چیز کی احتیاج تھی۔ وہ ابوبکرؓ ہی تھا۔ علماء میں بحث ہوتی ہے کہ ابوبکرؓ پہلا مومن تھا؟ کوئی کہتا ہے کہ حضرت خدیجہؓ پہلے ایمان لائی تھیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ حضرت علیؓ ایمان لائے تھے۔ مگر سچی بات یہی ہے کہ حضرت خدیجہؓ بیوی تھیں۔ حضرت علیؓ بچہ تھے۔ زید غلام تھے۔ اور جب رسول کریمؐ نے دعویٰ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ گھر نہ تھے۔ دوسرے تیسرے دن آئے۔ اس لئے

جوان۔ بالغ مردوں میں سے پہلا ایمان لانیوالا ابوبکرؓ ہی تھا

عورتوں سے حضرت خدیجہؓ۔ بچوں سے حضرت علیؓ۔ نوکروں میں سے زید۔ مگر اس لحاظ سے کہ جس پر کوئی حکومت نہ تھی۔ کوئی دبدبہ نہ تھا۔ اور نہ کوئی احسان وغیرہ تھا۔ وہ ابوبکرؓ ہی تھے۔ جو سب سے پہلے ایمان لائے۔ اسی لئے آپؐ نے فرمایا۔ کہ اے لوگو! مجھے اور ابوبکرؓ کو کیوں نہیں چھوڑتے۔ جب تم سب لوگ مجھے جھوٹا کہتے تھے۔ جس نے کہا۔ میں ایمان لایا۔ وہ ابوبکر ہی تھا۔ پھر

ابوبکرؓ کا تقویٰ

دیکھو۔ یہ خیال کر کے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمرؓ پر ناراض نہ ہوں۔ اپنے بھائی کی سب غلطی بھول گئے اور اسکے غم کو اپنا غم سمجھتے ہوئے فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دو زانو ہو گئے اور عرض کیا نہیں یا رسول اللہ غلطی میری تھی۔ عمرؓ کا قصور نہ تھا۔

غرض جیسا کہ میں نے اُوپر بتایا ہے کہ سچائی میں فائدہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی کا یہ فائدہ پہنچا۔ کہ ابوبکرؓ جیسا انسان سچائی کی وجہ سے آپؐ کو ملا۔

پہلا شکار

آپؐ کی تعلیم کا جو نشانات دیکھنے کی وجہ سے نہیں۔ دلیلوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ صرف اس بات سے ہوا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہوا تھا۔ کہ آپؐ جھوٹ نہیں بولتے۔ اور باتوں کو جانے دو۔ یہی دیکھو۔ کہ سچائی کی وجہ سے آپؐ کو ایسا سچا دوست

مل گیا۔ کہ پھر کبھی کوئی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ کہ قربانی کا موقعہ ہو۔ اور ابوبکرؓ پیچھے رہے ہوں۔ ہر موقعہ پر آپ نے اپنے آپ کو آگے ڈالا۔ یہ ثمر تھا۔ پھل تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کا۔ اسی طرح

دیانت ہے۔ امانت ہے

ان میں اگر انسان ثابت قدمی دکھاتا ہے۔ تو اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے۔ مجھے فائدہ پہنچیگا تعلقات درست ہو جائیں گے۔

پھر کچھ نیکیاں انسان ضرر سے بچنے کے لئے کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر جھوٹ بولوں گا۔ تو لوگ میری مانیں گے نہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ پھر بھی بعض لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔

جھوٹ کی وجہ سے رحم کا جذبہ کمزور ہو جاتا ہے

مثلاً دیکھو۔ جب کوئی سُنتا ہے۔ کہ فلاں کو فاقہ ہے۔ تو دل چاہتا ہے کہ قربانی کرے۔ مگر پھر شبہ پڑتا ہے۔ نہ معلوم سچ کہتا ہے یا جھوٹا ہے۔ جھوٹ ایک بولتا ہے۔ تکلیف دُوسرا اٹھاتا ہے۔ اگر لوگ جھوٹ نہ بولتے۔ تو مصیبت کیوں ہوتی۔ لوگ بھوکے نہ مرتے۔ جھوٹوں نے ڈرا دیا ہے۔ اس لئے جب کوئی اپنی مصیبت بیان کرتا ہے۔ تو سننے والا خیال کرتا ہے۔ شاید یہ بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے نہ ہو اسے ہمدردی بھی ہوتی ہے۔ چیز بھی پاس موجود ہوتی ہے۔ مگر شک پڑ جاتا ہے۔ اور قربانی نہیں کرتا۔

پھر بعض لوگ اس لئے بُرائی سے بچتے ہیں کہ نقصان ہوگا۔ اور اللہ ناراض ہوگا۔ تو دنیا میں یہ نظارے جو نظر آتے ہیں۔ بتاتے ہیں۔ کہ لوگ بدیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ابوبکرؓ کو سچائی کا پُورا علم تھا۔ وہ ایمان لے آیا۔ اور ہر موقعہ پر

قربانی کا اعلیٰ نمونہ

دکھایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کیف تکفرون وانتم تتلٰی علیکم اٰیٰت اللّٰہ وفیکم رسولہ۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ تم نافرمانی میں مبتلا ہو۔ حالانکہ اللہ کے نشان دیکھتے ہو۔ پھر بھی نافرمانی کرتے ہو۔ تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ جس کو پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ یہ سچائی ہے۔ وہ تو کوتاہی نہیں کرتا۔

نیکی کو اختیار کر لیتا ہے۔ اور برائی سے بچتا ہے۔ مگر تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ باوجود نشانات دیکھنے کے اور پتہ لگ جانے کے کہ فلاں بات سے یہ یہ نقصان ہوتا ہے۔ پھر بھی انہیں نہیں چھوڑتے۔

دوسری کاہلی یا سستی کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ

کوئی نگران نہ ہو

مگر تم میں تو اللہ کا رسول موجود ہے۔ جو اللہ کے نشان دکھاتا ہے۔ اور اچھی اور بُری باتوں کی تمیز سکھاتا ہے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ نافرمانی کرتے ہو۔

جب کوئی نگران نہ ہو۔ تو لوگ سستی کر جاتے ہیں۔ مثلاً لوگ شہر میں چلتے پھرتے ہیں۔ نالیوں میں کوچوں میں گندگی ہوتی ہے۔ مگر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ یا سپاہی کی وردی کا عادی نہیں۔ یا افسر وقت پر کام پر حاضر نہیں ہوتے۔ لیکن اگر پتہ لگ جائے۔ کہ گورنر صاحب دورہ پر آنے والے ہیں۔ تو سپاہی فوراً اپنی وردیاں ٹھیک کرنے لگ جائیں گے۔ شہر کی صفائی بھی ہونے لگ جائے گی۔ کہ گورنر صاحب آرہے ہیں۔

غرض دوسری چیز سستی کو روکنے والی یہ ہوتی ہے۔ کہ نگران ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وفیکم رسولہ۔ تم میں تو اللہ کا رسول موجود ہے۔ جہاں تمہارے علم کا سوال تھا۔ وہ مہیا کر دیا پھر نگرانی کا طریق مقرر کر دیا۔ تم پراگندہ قوم نہیں ہو۔ خدا نے نگران مقرر کر دیا ہے۔ پھر کیوں ایسا کرتے ہو۔ یہ

حیرت انگیز چیز

ہے مثلاً دیکھو۔ بچہ کھیل رہا ہو۔ بالکل چھوٹا نہیں آٹھ۔ دس سال کا ہے۔ اس کو یہ بھی علم ہو۔ کہ ایک پڑیا میں زہر ہے۔ اور اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ خون کے دست آنے لگتے ہیں سخت درد پیٹ میں ہوتا ہے۔ تو وہ اسے نہیں کھاتا۔ اور اگر کوئی روکنے والا موجود ہو۔ تو اور بھی محتاط ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں باتوں کے باوجود اگر کوئی بچہ زہر کھا جائے۔ تو کتنے تعجب کی بات ہے۔ لوگ اس بچہ کو یہی سمجھیں گے۔ کہ پاگل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کیف تکفرون۔ یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ تم علم اور نگران کے ہوتے ہوئے نافرمانی کرتے ہو۔ جب تم خود دیکھتے ہو کہ وہ بچہ جس کو علم تھا کہ یہ زہر ہے۔ اور جسے روکا بھی گیا تھا وہ زہر کھا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ اس کا دماغ خراب تھا۔ تو اپنے بارہ میں کیوں غور نہیں کرتے۔ بچہ تو کمزور تھا۔ مگر تمہاری یہ کیفیت ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر فعل کرتے ہو۔ اور اپنے آپ کو پاگل نہیں سمجھتے۔

جو مثال صحابہ کی تھی۔ وہی آج ہماری ہے۔ قرآن کریم بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ مگر آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو قرآن کریم کے معنی کئے ہیں۔ ان کی وجہ سے ہمارے لئے وہ ایسا ہی ہے۔ جیسے آج دوبارہ نازل ہوا ہے ہم میں وہی روح پیدا ہونی چاہئے۔ پھر ہم میں خدا کا رسول بھی موجود ہے۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے ہیں۔ مگر کوئی سال نہیں گزرتا۔ کہ ہم آپ کے الہامات اور پیشگوئیاں پوری ہوتی نہ دیکھیں۔ پھر

انتظام خلافت

بھی ہے۔ مرکز ہے۔ جواب طلبی بھی کرتا ہے نگرانی کی جاتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے عہدوں کو توڑتے ہیں۔ اور پھر احمدی بھی کہلاتے ہیں۔ کیف تکفرون وانتم تتلیٰ علیکم آیات اللہ

اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھ کر پھر کس طرح نافرمانی کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس انکار کی حقیقت کو جانتا ہے۔ مگر پھر تعجب کا اظہار کرتا ہے۔ کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ نگران کھڑا ہے۔ روک رہا ہے۔ ہاتھ پکڑ رہا ہے۔ پھر بھی لوگ نافرمانی کرتے رہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسان اگر غور کرے۔ تو اسے معلوم ہو گا۔ کہ یہ اس کا فعل عقل کے خلاف ہے

یہ آیت جس طرح صحابہ پر چسپاں ہوتی ہے دوسری صدی۔ تیسری صدی یا اور کسی صدی کے لوگوں پر چسپاں نہیں ہوتی۔

صرف ہم پر ہی چسپاں ہوتی ہے

کیونکہ ہم میں اللہ کا رسول آیا۔ مگر باوجود نشانات دیکھنے کے۔ ہم میں بعض احمدی ایسے ہیں۔ کہ سچ بولتے وقت کمزوری دکھاتے ہیں۔ انصاف نہیں کرتے۔ عدل نہیں کرتے ہمدردی نہیں کرتے۔ سمجھ نہیں آتی۔ کہ باوجود نشانات دیکھنے اور سمجھ لینے۔ اور باوجود نگرانی کے وہ کیوں ایسا کرتے ہیں۔

نظارتوں کے اعلانات

ایک ضروری اعلان

کئی احباب کی خواہش کے پیش نظر قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کا جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کا مضمون "اسلامی خلافت اور شیعہ کتب" کے نام سے مکمل صورت میں چھپوانے کا ارادہ ہے۔ اس مضمون میں شیعہ کتب کے حوالہ جات سے خلفائے راشدین کی خلافت کو برحق ثابت کیا گیا ہے۔ اور شیعوں کے عقیدہ متعلقہ امام غائب کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ نیز اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت شیعہ کتب کے حوالوں سے ثابت کی گئی ہے جن علاقوں میں شیعہ صاحبان رہتے ہیں وہاں کی جماعتیں نظارت دعوۃ وتبلیغ کو جلد از جلد مطلع کریں۔ کہ وہ کس قدر کاپیاں اس کی خرید کریں گی۔ تا کہ ان کے آرڈر کو محفوظ رکھ کر کتاب چھپوائی جائے۔ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

تقرر آڈیٹر۔ آئندہ کے لئے چوہدری فقیر محمد صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ بی کو آڈیٹر جماعت احمدیہ سرگودھا مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

تقرر امین۔ سید محمد امین صاحب کو جماعت احمدیہ شاہ مسکین کے لئے امین مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

تقرر سیکرٹریان مال

(۱) آئندہ کے لئے جان محمد صاحب کی جگہ دو ماہ کے لئے شیخ عبد المالک صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور (۲) چوہدری غلام حیدر صاحب کی جگہ چوہدری نور محمد صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرم پور۔ (۳) میاں فضل محمد صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موگا (۴) ماسٹر فضل دین صاحب کی جگہ سید سلطان احمد صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹونڈی رامان۔ (۵) عبد المجید خان صاحب کی جگہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مجاہد تحریک جدید کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دیروعال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

ضروری باتیں

(۱) دفتر بہشتی مقبرہ سے خط وکتابت کرتے وقت اور ارسال زر کی صورت میں نمبر وصیت اور نام دونوں کا لکھنا از حد ضروری ہے۔ ورنہ غلطی کی صورت میں دفتر ذمہ دار نہ ہو گا۔

(۲) ہر موصی کا تبدیلی پتہ سے اطلاع دینا بھی نہایت ضروری امر ہے۔

(۳) آمد کی کمی وبیشی کی اطلاع بھی ضروری امر ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدی دوستوں اور انکے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں جہاں جماعت قائم ہے تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کریں اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں نیز جماعتوں کے عہدیداروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں وہ ان کے والدین کے ذریعہ یا بالواسطہ چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست مع مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں۔ اور وضاحت سے تحریر کریں کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارے میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ ناظر بیت المال قادیان۔

۳۱ مارچ تک چندہ تحریک جدید ادا کرنیکی کوشش کی جائے

تحریک جدید سال نہم کی قربانیوں میں شمولیت کی سعادت کا فخر رکھنے والے جو احباب اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل کرا دیں گے وہ سابقون کی پہلی فہرست میں شامل ہوں گے۔ احباب کی اطلاع کے لئے ایک چٹھی بھی ارسال کر دی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض احباب کو چٹھی نہ ملے اور وہ ۳۱ مارچ تک رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اس لئے عہدہ داران اور امام الصلوٰۃ صاحبان سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں بار بار یہ اعلان عام کر دیں کہ جو لوگ ۳۱ مارچ تک اپنا چندہ داخل کر دیں گے۔ وہ سابقون میں آ جائیں گے۔ اور تحریک جدید کے سیکرٹری مال کا فرض ہے کہ ایسا اعلان اپنی جماعت میں بار بار کروائیں۔ جہاں سیکرٹری مال نہ ہو وہاں امیر یا پریذیڈنٹ اس اعلان کے ذمہ دار ہیں۔ سیکرٹری مال کا یہ بھی فرض ہے کہ اعلان کے بعد وصولی کی طرف خاص توجہ کر کے وصول کریں۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔ "وہ مخلص ایمان جو مومن کی ہمت کو بڑھاتا ہے اس سے کام لیتے ہوئے آپ اس وقت تک آرام و چین نہیں کریں گے جب تک کہ تمام لوگوں سے تحریک جدید کا چندہ وصول نہ کر لیں گے"

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

عزیزہ اللہ صاحب قوم مغل پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند /۸۶ روپیہ
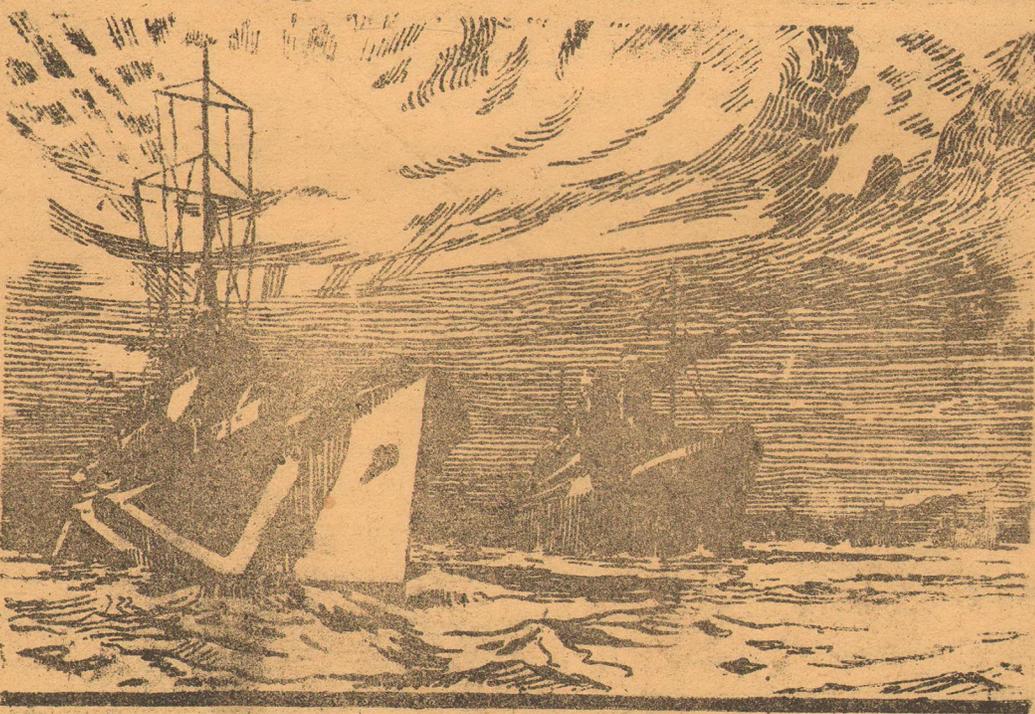
وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۳۲ مسماۃ عائشہ بیگم زوجہ میاں

خطبہ نمبر کے خریداران کی خدمت میں ضروری گزارش

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا خطبہ نمبر کے ان خریدار اصحاب کی خدمت میں وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا اسی ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے احباب سے گزارش ہے کہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ مینجر

الفضل کے بعض خریدار اصحاب باوجود وعدہ کے بروقت چندہ ادا نہیں فرماتے ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ تعاون کی سب سے زیادہ ضرورت اسی نازک زمانہ میں ہے۔ (مینجر)

زیور طلائی /۵۰۱ - کل مبلغ /۸۳۶ روپے۔ اس ساری قسم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرادوں گی تو وہ رقم حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی ۔نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے دسواں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبدہ - عائشہ بیگم زوجہ میاں عزیز اللہ صاحب گورنمنٹ بنگلہ ۳ ٹاٹانگر۔ گواہ شد۔ چوہدری عبداللہ خاں بی۔اے بقلم خود گورنمنٹ بنگلہ ۳ ٹاٹانگر - گواہ شد عزیز اللہ بقلم خود ٹاٹانگر -

نمبر ۶۴۳۳ :- منکہ خیر الدین ولد عمر الدین - قوم راجپوت۔ پیشہ دکانداری۔ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۳۵ء ساکن چک $\frac{67}{4-R}$ ڈاکخانہ $\frac{64}{4-R}$ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{43}$ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف دوکان کا راس المال ہے جو اندازاً یکصد روپے ہے اور دکانداری کی آمد اندازاً دس روپے ماہوار ہے۔ میں اس جائیداد اور آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد خیر الدین بقلم خود- گواہ شد محمد یوسف افندی - گواہ شد محمد الدین سکنہ بھینی بانگر-

نمبر ۶۴۳۴ :- منکہ حاکم بی بی زوجہ چوہدری خیر الدین صاحب قوم ملکن جٹ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت $\frac{2}{43}$ ساکن چک $\frac{67}{4-R}$ ڈاکخانہ چک $\frac{64}{4-R}$ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{43}$ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند بطور قرضہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ حاکم بی بی نشان انگوٹھا - گواہ شد خیر الدین خاوند موصیہ - گواہ شد۔ سردار عبد الرحمٰن بی۔اے (مہر سنگھ) دار الفضل -

نمبر ۶۴۳۵ :- منکہ محمد عبد اللہ خاں ولد صاحبزادہ سلطان بخش صاحب قوم سگے زئی افغان ۔پیشہ زمینداری عمر ۵۲ سال - تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ۔ساکن محلہ غلام نبی ڈاکخانہ ڈیری والا۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{43}$ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد حسب ذیل ہے - اراضی زرعی ۱۱ مرلہ قیمتی تقریباً گیارہ سو روپیہ واقعہ محلہ غلام نبی - لیکن اس حساب سے ۵ مرلہ بعوض مبلغ /۳۱۵ روپیہ رہن ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان خام رہائشی و حویلی قیمتی /۵۰۰ روپے - دو عدد بھینس قیمتی /۱۴۰ روپے ہے میرے ذمہ بنک کا قرضہ مالللعہ ہے ۔میں اس جملہ جائیداد کی وصیت بعد منہائی قرضہ مذکورہ بالا 1/10 حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی - العبد۔ محمد عبد اللہ خاں موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد عبد اللہ ہیڈ ڈویژن اسسٹنٹ ای۔اے۔او سی حال قادیان

قادیان میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاندار جلسہ

قادیان ۱۵ ماہ امان ۱۳۲۲ھش۔ کل بروز اتوار ۱۰ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت شاندار جلسہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے حضرت میر صاحب موصوف نے ان جلسوں کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ قرار دیا ہے۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور کی سیرت اور سوانح سے باخبر ہوں۔ بیشک انبیاء بھی اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے لئے نمونہ تھے۔ مگر ہمارا فرض یہی قرار دیا گیا ہے کہ ہم صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو دیکھیں۔ اسی لئے ہر سال یہ جلسے مقرر کئے جاتے ہیں۔ تاکہ لوگ اپنے ہادی و مقتدا کے حالات سے آگاہ ہوں۔

حضرت میر صاحب کے ان افتتاحیہ کلمات کے بعد حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور نور الدین صاحب طالب العلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی مشہور نعت علیک الصلوٰۃ علیک السلام پڑھ کر سنائی۔ نظم کا کچھ حصہ پڑھا جا چکا تھا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے احباب کو درود کیطرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار برکتیں نازل کرتا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا ہے۔ بڑا بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت میر صاحب نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات کے پیش نظر ہمارا فرض ہے کہ جب بھی حضور علیہ السلام کا نام آئے۔ ہم آپ پر درود بھیجیں۔ نظم کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں" ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ میری عمر اب ۷۱ سال ہو گئی ہے۔ مگر میری تمام عمر کا یہ تجربہ ہے کہ درود شریف سے بڑھ کر پُر تاثیر اور بابرکت کوئی دعا اور وظیفہ نہیں

حضرت مفتی صاحب کے بعد مولوی جلال الدین صاحب جامعہ نے بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر بائبل میں" تقریر کی۔ جس میں یسعیاہ غزل الغزلات اور دوسرے صحف سے وہ پیشگوئیاں بیان کیں جو بائبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد قریشی مطیع اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر سید محمود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے فتح مکہ کے متعلق ایک دلچسپ مضمون پڑھا۔ مولوی غلام احمد صاحب جامعہ نے اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام حدود میں ایسی مساوات قائم کی ہے جس کی اور کہیں نظیر نہیں ملتی۔ اس تقریر کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے اسی تسلسل میں ایک لطیف تقریر اس امر پر کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کی حالت میں بھی مساوات کو قائم رکھا ہے پھر مولوی غلام باری صاحب جامعہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پابندی معاہدات اور قیدیوں سے سلوک" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ آجکل یورپین اقوام معاہدات کو ایک کاغذ کے پرزہ جتنی بھی اہمیت نہیں دیتیں اور جب چاہتی ہیں انکی دھجیاں اڑا دیتی ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر حالت میں معاہدات کو نبھایا۔ اسی طرح قیدیوں سے ایسے حسن سلوک کی تعلیم دی کہ جنگ بدر کے قیدی خود بیان کرتے ہیں کہ صحابہ ہمیں روٹیاں کھلاتے اور خود کھجوروں پر گذارہ کرتے۔ فصیح الدین صاحب بورڈر تحریک جدید نے ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ایک شعر کا مفہوم یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر نیاز ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور خم رہتا تھا۔ حضرت میر صاحب نے اسکی تشریح کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور آپکی دعاؤں پر ایک نہایت پر اثر تقریر کی اور جنگ بدر کا وہ واقعہ تفصیلی طور پر بیان کیا۔ جب تمام رات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے دعا کرتے رہے اور کہتے رہے کہ ان تعذبھم فانھم عبادك وان تغفر لھم فانك انت العزیز الحکیم۔ اسکے بعد مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل نے اس موضوع پر تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب میں جنگوں کا کیا نظام تھا۔ تقریر ٹھوس معلومات سے لبریز تھی۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مولوی فاضل نے "اسلام میں جنگ کے احکام" پر روشنی ڈالی اور وہ اصول بیان کئے جو اسلام نے جنگ کے متعلق مقرر کئے ہیں۔ میر بشیر احمد صاحب بورڈر تحریک جدید نے نظم پڑھی۔ اور پھر مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں نفس انسانی کے احترام کے اصول" پر تقریر کی پھر حضرت میر صاحب نے ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ برما میں برطانی فوج کی تازہ ہوائی اور میدانی سرگرمیوں کے متعلق آج تیسرے پہر کے ہندوستانی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے ہفتہ کے آخر میں سیتھے ڈانگ سے جاپانی فوج چند میل آگے بڑھ آئی جس پر اس علاقہ میں ان سے زور کی لڑائی شروع ہو گئی سیتھے ڈانگ سے چند میل شمال کی طرف جاپانی فوج نے ہمارے بائیں بازو پر کئی حملے کئے۔ مگر ان سب حملوں کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ اس حملہ میں بہت سے جاپانی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ دشمن کا بہت سا سامان بھی ہمارے قبضہ میں آیا۔ اب گشتی دستے ایک دوسرے کے مقابلہ میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ انگریزی بمبار میدانی فوجوں کا پوری طرح ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ انہوں نے کئی جگہ دشمن کی چوکیوں پر تاک تاک کر نشانے لگائے۔ کل مانڈلے کے ریلوے یارڈوں پر حملہ کیا گیا کئی جگہ بم پھٹتے دیکھے گئے۔ اور ان سے جگہ جگہ زور کی آگ بھڑک اٹھی۔ ہمارے بمباروں کے ایک اور دستہ نے جن کے ساتھ شکاری ہوائی جہاز بھی تھے۔ اکیاب پر بم برسائے۔ حملہ کے بعد ہمارے تین ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔

ماسکو ۱۵ مارچ۔ روسی فوجیں خارکوف کے علاقہ میں دشمن کے ٹینکوں اور موٹر سوار دستوں سے سخت لڑائی لڑ رہی ہیں۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے خارکوف پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی فوجیں ایک جگہ بچاؤ کی لڑائی لڑتے ہوئے ایک نئی لائن پر پیچھے ہٹ آئی ہیں۔ پچھلے مورچہ پر ویازما کے مغرب اور شمال مغرب میں روسی فوجیں برابر بڑھتی جا رہی ہیں اور کئی دیہات پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل مغربی یورپ میں فرانس سے چھینے ہوئے جرمن علاقہ پر بم برسائے۔ چار ریلوں کو چھوٹی توپوں نے نشانہ بنا لیا۔ اس حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ جنوبی ٹیونیشیا میں برطانیہ کی آٹھویں فوج بھاری توپوں کے ساتھ رومیل کی قلعہ بندیوں پر بم برسا رہی ہے۔ الجیریا ریڈیو کا بیان ہے کہ دشمن کی قلعہ بندیوں پر لگاتار بم برس رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ ہمارے بمباروں نے کل مالٹا سے اڑ کر سسلی کے مغرب میں دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کیا۔ ایک جہاز یقینی طور پر ڈوب گیا۔ اور دوسرے کو شدید نقصان پہنچا۔

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ آج فنانس بل پر بحث کے دوران میں مسٹر لال چند نے گورنمنٹ پر زور دیا کہ وہ ملک کی سیاسی گتھی کو سلجھانے کے لئے ایک بار پھر کوشش کرے۔ ایک اور ممبر نے کہا۔ اگر گورنمنٹ اس وقت ان پارٹیوں سے گفتگو کرکے جو لڑائی کی حامی ہیں اور ملک کی سیاسی صورت حالات کو درست کرنے میں حصہ لے تو یہ دشمن پر فتح حاصل کرنے کی طرف ایک اور قدم ہوگا۔

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ گورنمنٹ آف انڈیا ہندوستانی ریاستوں سمیت اشیائے خورد ونوش کی بہم رسانی پر خاص طور پر غور کر رہی ہے۔ گورنمنٹ نے ہر علاقہ میں فوڈ کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انکا کام یہ ہوگا۔ کہ اگر ایک صوبہ میں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہو تو دوسرے صوبوں سے مہیا کریں۔ اسکے علاوہ سنٹرل گورنمنٹ جو پالیسی طے کرے گی اس پر بھی اپنے اپنے علاقہ میں عمل کرانے کے ذمہ وار ہوں گے۔

ماسکو ۱۶ مارچ۔ آج صبح ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ روسی فوجوں نے خارکوف کو خالی کر دیا ہے۔ خارکوف کے ہاتھ سے نکل جانے سے روسیوں کو جو نقصان ہوا ہے۔ اسے ماسکو ریڈیو نے گھٹا کر پیش نہیں کیا۔ ایک فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ موسم سرما کی کامیابیوں کے بعد یہ پہلا نقصان ہے جو روسیوں کو پہنچا۔ پچھلے مورچہ پر جو روسی فوج سمالنسک کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اسے کچھ اور کامیابیاں ہوئی ہیں۔ فوج کا ایک دستہ صرف ۶۰ میل دور رہ گیا ہے۔ جرمنوں نے روس میں جو تباہی مچائی ہے۔ اس کے متعلق وہ فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہزاروں گاؤں جرمنوں نے اس طرح برباد کر دئے ہیں کہ اب انکا صرف نام ہی باقی رہ گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ مارچ۔ ٹیونیشیا میں موسم کی خرابی کی وجہ سے میدانی اور ہوائی سرگرمیاں مدھم پڑی ہوئی ہیں۔ تاہم مرات لائن پر دشمن کی قلعہ بندیوں کو ہمارے ہوائی جہاز بمباری سے توڑ پھوڑ رہے ہیں۔ شمالی ٹیونیشیا میں دشمن کے ہوائی جہازوں سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ ایک بمبار گرا لیا گیا اور باقی کو منتشر کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۶ مارچ۔ کل پھر برطانی ہوائی جہازوں نے مالٹا سے اڑ کر سسلی میں دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ دو ریلوے انجنوں کو برباد کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۶ مارچ۔ الجیریا ریڈیو نے جنرل جیرو کا یہ پیغام براڈ کاسٹ کیا ہے کہ وہ جنرل ڈیگال سے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر